Tarjihaat
Volume:II
Issue :X
اکتوبر ۲۰۲۲
ترجیحات
ISSN: 2583-0082

جاوید احمد خان جاوید

پربھنی

غزل

آنکھوں کے میکدے میں ہُوا بے حساب رقص
تعبیر پا کے کرتے رہے سارے خواب رقص

بے چینیوں کا نام غریبوں کی ''ناچ'' ہے
اب تو امیر لوگوں کا ہے اضطراب رقص

پہلے پہل تھا زندگی کا رقص ایک شوق
آگے چلا تو ہو گیا شوقِ عذاب رقص

معصوم پُوچھتا ہے یہ کثرت کے تار سے
گردش کے ساتھ کیسے ہُوا ہم رکاب رقص

تہذیب سے نہ کوئی تمدّن سے واسطہ
دورِ جدید کا ہے سِکھا تا نِصاب رقص

نیرو تو بانسری ہی بجا تا رہا فقط
بستی کے میری کرتے رہے ہیں نواب رقص

نغمے مُحبّتوں کے سُناتے رہیں گے ہم
کانٹوں کے بیچ کرتے رہیں گے گُلاب رقص

جلتے ہُوئے چراغ نے سُورج سے کہہ دیا
آساں نہیں ہے تیز ہَوا میں جناب رقص

معنٰی بدل گئے ہیں یہاں اُونچ نیچ کے

دُنیا میں ہو گیا ہے جو عزّت مآب رقص

انجام جانتا ہے وہ کچّے گھڑے کا بھی

جاوید عشق دیکھ چُکا ہے چناب رقص

***